

ADAM WHERE ART THOU?

# اے آدم تو کہاں ہے

میں تم کو

ڈی۔ ایل۔ ویس صاحب

شرایع۔ اے۔ ٹالس صاحب نے انگریزی سے

امریکن لوک سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا

Translated by Permission.

Eng Edition. Morgan and Son, London

۱۹۰۵

قیمت و بائ

جلد ۱۰۰

وضاؤل

# ای آدم تو کہاں ہے؟

(پیش ۱۹:۲)

جبکہ آدم کے گناہ کرنے کی خبر آسمان پہنچی تو پہلی بات جو وقوع میں  
آئی سو یہ تھی کہ خدا کھوئے ہوئے کو ڈھونڈنے کے لئے فوراً پہنچے اترے۔  
جب وہ ٹھنڈے وقت باغ میں سیر کر رہا تھا تو اُس کی طرف سے ہر آواز  
چمکارتے ہوئے سنائی دیتی تھی کہ آدم ای آدم تو کہاں ہے؟ یہ فضل و رحم  
و محبت کی آواز تھی۔ لازم تو تھا کہ آدم ڈھونڈنے والے کی جگہ ہوتا  
ہو تاکہ نصیر اُس کی تھی وہ گر گیا تھا اُس کو چاہئے تھا کہ باغ عدن میں  
ادھر ادھر بھارتا پھرتا کہ ای میرے خدا ای میرے خدا تو کہاں ہے؟ لیکن خدا  
نے آسمان کو چھوڑ دیا تاکہ اس تاریک دنیا کے درمیان اُس باغی کی  
خوش کرے جو گر گیا تھا نہ اس غرض سے کہ اُس کو سطح زمین پر گرا دے  
کہ ایس لئے کہ اُس کے لئے گناہ کی نصیبت سے رہائی پانے کی تدبیر کرے۔



تس نے اس کو کیا کہاں؟ اپنے خالق سے اپنے تئیں باغ کی  
اڑیوں کے درمیان چھپائے ہوئے۔  
جو بھی کہ ایک شخص خواہ وہ خدا کے فرزند ہوئے کا بھی اقرار کرے  
ایک رفاقت سے باہر ہو جاتا ہے تو وہ اپنے تئیں اس سے چھپا کر پاتا  
یہ جب خدا نے آدم کو باغ میں چھوڑا تو وہ اپنے خالق کی رفاقت میں  
بتا تھا اور خدا اس سے کلام کرتا تھا اب جبکہ وہ گر گیا تو اس کو اپنے  
خالق کے دیکھنے کی طلاق خواہش نہ رہی اس نے خدا کی رفاقت کو  
مردیا وہ اس کو دیکھنے اور اس کی نسبت خیال کرنے کی برداشت  
میں کر سکتا بلکہ اپنے تئیں چھپانے کے لئے خدا سے بھاگتا ہو لیکن اس کا  
خالق اس کے چھپنے کے مکان تک پہنچتا اور پکارتا ہے کہ آدم تو کہاں  
فر؟ تو کہاں ہے؟

چھپ کر برس گزرتے اور یہ آیت زمانوں سے گذر کر ہم تک پہنچی جو  
بھی یقین کر کہ آدم کے بیٹوں میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جس نے کہ نہ کو  
پتی زندگی کے کسی نہ کسی زمانہ میں مسخ ہو بعض دفعہ آدمی رات کو بہیم  
آواز چیکے سے آتی ہے کہ میں کہاں ہوں؟ میں کون ہوں؟ میں کہاں تھا

ہوں؟ اور میری زندگی کا انجام کیا ہو میری دانست میں بہتر ہو کہ ہر ایک  
شخص اس فن کی آیت کا سوال اپنے سے کرے۔ اس حجب کے لئے کہ میں  
تجربہ سے بہرہ سوال کرتا ہوں اور اگر چھپائی لڑکی تجربہ سے بھی اور اگر چھپے  
آدمی تجربہ سے بھی جس کے بال سفید ہونے لگے میں انھیں دھندلا چلی  
میں اور طاقت نایل ہوتی جاتی ہے اور جو بہت جلد دوسری دنیا میں جاتے  
والا ہے میں تم سے نہیں پوچھتا کہ تم اپنے حسابوں کی نگاہ میں کہاں ہو؟  
میں تم سے یہ نہیں پوچھتا کہ اپنے دوستوں کی نگاہ میں کہاں ہو؟ میں  
نہیں پوچھتا کہ اس گروہ کی نگاہ میں کہ جس کے درمیان تم رہتے ہو تم کہاں ہو؟  
اس بات کا جاننا ایک ملکی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نگاہ میں کہاں  
ہیں یا لوگ ہماری نسبت کیا خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات جاننا نہایت  
بسی ضروری امر ہے کہ خدا ہماری نسبت کیا خیال کرتا ہے یا خدا کی نگاہ میں  
ہم کہاں ہیں اور اب سوال یہی ہے کہ آیا میں خدا کی رفاقت میں ہوں  
یا اس سے باہر ہوں اگر میں خدا کی رفاقت سے باہر ہوں تو تجربہ میں  
کسی طرح کی سلامتی خوشی اور مین نہیں ہے۔ سطح زمین پر کوئی آدمی  
ایسا نہیں ہے جو اپنے خالق کی رفاقت سے باہر ہو اور سلامتی خوشی باہر

آرام سے واقع ہو۔ وہ ان کے نزدیک اجنبی نہیں لیکن جبکہ ہم خدا کی نعمت  
میں ہیں تو ہمارے راستے کے جو گرد و نشی ہوئی۔ پس آپ سے یہ سوال  
پوچھو۔ یہ بہت سوچو کہ میں تمہارے ہمایوں کی شیعہ کرتا ہوں لیکن  
یا درکھو کہ میں تم سے ہوتا ہوں تم سے ہر ایک سے گو یا نہ تم اکیلے ہو  
یہ یہ سوال تھا جو آدم سے اس کے گرجانے کے بعد پوچھا گیا اور خدا کے  
حضور نے والی جانت بہت بخوشی یہی لینے آدم اور اس کی بیوی نے  
خدا و اعلا خدا اور ان پر انہوں نے اپنے تئیں چھپانے کی کوشش کی تاہم  
یہہ الفاظ ان تک پہنچے اب کا شکریہ کلام تم تک پہنچے شاید تم خیال  
کرتے ہو گے کہ تمہاری زندگی پوشیدہ اور خدا تمہاری نسبت کچھ نہیں  
جانتا۔ لیکن وہ ہماری جانوں کی نسبت سے زیادہ جانتا ہو اور اسکی  
آنکھ ہمارے چہرے کے شروع زمانہ سے ہر ایک ہم پر لگی ہوئی جو

تم کہاں ہو؟

میں اپنے سامعین کو تین درجوں میں  
۱۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۲۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۳۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۴۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۵۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۶۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۷۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۸۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۹۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور  
۱۰۔ برگشتہ (۳) بدین قول میں مذکور

کلیسا میں یا اپنے دوستوں کے درمیان تمہارا کیا درجہ ہو گیا تمہارے  
دوست جانتے ہیں کہ تم بالکل خدا کی طرف ہو؟ شاید تم میں برس سے یا شاید  
تیس برس سے یا شاید چالیس برس سے سچی مذہب کو ماننے آئے ہو۔ خیر  
آج تم کہاں ہو؟ کیا تم آسمان کی طرف ترقی کر رہے ہو اور کیا تم اس امید  
کی جستار سے اندر کوئی دلیل دے سکتے ہو؟ فرض کرو کہ میں یہ وہ خواہش  
کرتا کہ جتنی سچی میں وہ کھڑے ہو جاؤں تو کیا تمہیں کچھ کہنے  
میں شرم آوے گی؟ فرض کرو کہ میں ہر ایک سے جو خدا کی فرزندیت کا ذکر کرتا ہوں  
پوچھوں کہ اگر فرزند کے ہاتھ سے کاٹ ڈالے جاؤ تو کیا تم اس بات کی توفی  
دے سکتے ہو کہ تمہیں کامل یقین ہو کہ تم بچ جاؤ گے؟ کیا تم خدا اور انسان  
کے درمیان وہیم کہنے کو راضی ہو گے کہ مجھے کامل یقین ہو کہ میں موت سے گذر کر  
زندگی میں ٹھہریا گیا ہوں؟ تم شرمندہ ہو گے اپنے خیالات کو گذشتہ سالوں کی  
خوفناک رجوع کرو گے کیا یہ کہنا کہ میں سچی ہوں تمہارے مناسب حال ہو  
اور کیا تمہاری زندگی تمہارے اقرار سے مناسب رہتی ہو؟ یہی کہنا کافی  
نہیں ہے کہ ہم کیسے رہتے ہیں۔ کام کلام کی پسندیت زیادہ زور سے بولتے  
ہیں کیا تمہاری دوکان کے شرکاء جانتے ہیں کہ تم سچی ہو؟ کیا تمہارے

خاندان کے لوگ یہ جانتے ہیں کیا وہ جانتے ہیں کہ تم بالکل خدا کی طرف ہو؟ ہر ایک یہ بھی پوچھے کہ خدا کی کیا غفیس میں کہاں ہوں؟ کیا یہ بال آسمانی بادشاہ کی طرف وفادار ہو؟ کیا میری زندگی ایسی ہو جیسی کہ سبھی جہانست میں ہوئی چاہئے؟ کیا میں اس تاریک دنیا میں ایک نور ہوں؟ مسیح فرماتا ہے کہ تم میرے گواہ ہو۔ مسیح دنیا کا نور تھا اور دنیا نے نور کو نہ چاہا۔ دنیا اٹھی اور نور کو چھایا۔ اب مسیح کہتا ہے کہ تم تم کو یہاں چھوڑے جاتا ہوں کہ میری گواہی دو۔ میں تمہیں چھوڑے جاتا ہوں تاکہ میرے گواہ ہو۔ رسول کا مطلب یہی تھا جب اُس نے کہا کہ پیروں کو زندہ چھوڑنا چاہئے۔ پس کیا میں مسیح کی خدمت کرتا ہوں جیسا کہ مجھے اس تاریک دنیا میں کرنا چاہئے؟ اگر کوئی خدا کی طرف توڑ دیا کہے۔ اگر کوئی خدا کی طرف توڑ دیا باہر نکل آوے اور اسکا اظہار کرے۔ اگر کوئی دنیا کی طرف توڑ دیا یہی کا ہے۔ ایک ہی وقت میں خدا اور دنیا کی خدمت کرنا ایک ہی وقت میں دونوں طرف ہونا زائد حال میں پیروں کی خاص کمزوری ہے۔ پیداوار باتوں کی نسبت سبھی مذہب کی ترقی کو زیادہ روکتی ہے۔ اگر کوئی شخص میری پیروی کرنا چاہے تو اپنا انکار کرے اور روزمرہ اپنی صلیب

اٹھاوے اور میرے پیچھے ہوئے ہیں نے بہت سے لوگوں کی نسبت سنا ہے جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں اور ایک دفعہ اپنے ایمان کا اظہار کریں تو میرے ہمارے لئے تمام زندگی بھر کا فیو لیکن میں سے ہر ایک کے لئے ایک صلیب روزمرہ اٹھانے کو ہے۔ ای خدا کے فرزند ختم کہاں ہو؟ اگر خدا آج تم پر ظاہر ہووے اور میرے حوال کرے کہ تم میرے تونہ ہارا کیا جواب ہوگا؟ کیا تم میرے کہتے ہو کہ ایک روز میں اپنے تمام دل اور تمام زور سے میری خدمت کرتا ہوں۔ میں اپنی مایا قوتوں کو ترقی دیتا ہوں اور آئے والی بادشاہت کے لئے تیاری کرتا ہوں۔ اگر ہم اپنے تئیں بالکل مسیح کی مرضی کے تابع کر کے دل و جان سے اس تاریک دنیا کے سچے اسلک خدمت بجالانے کی کوشش کرتے ہیں تو مبارک ہیں۔ جب میں نے پہلے کہا کہ کلیسیا میں بہت ہیں جو ایک دفعہ اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور پھر ان کی نسبت اور کچھ سنا نہیں جاتا ہے اور جب جاتے ہیں تو وہ دوبارہ دریافت کرنے کے لئے کہ آیا وہ سبھی تھے یا نہیں گرجے کے پڑاٹے جیسٹروں کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ خدا ایسا نہیں کرتا۔ میرے خیال میں جب دامیال مرانو بال کے سب لوگ جانتے تھے کہ وہ اس کی



خدمت کرتا تھا۔ ان کے لئے کوئی ضرورت نہ تھی کہ پرانی کتابوں کی تلاش کریں۔ اس کی زندگی اس کے قصہ کو بیان کرتی تھی۔ ہم ایسے آدمیوں کو چاہتے ہیں جن میں اس قدر دلیری ہو کہ وہ بیچ کی خدمت کے لئے مستعد ہوں جب مسیحیت جاگ اٹھے اور خدا کا ہر ایک فرد اس کے لئے بولنے کا کم کرنے اور اگر ضرورت ہو تو مرنے کے لئے بھی تیار ہو۔ تب مذہب ترقی کر گیا اور ہم دیکھیں گے کہ خداوند کا کام کس طرح کامیابی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک بات جو سب کا سمجھنے سے زیادہ خوف ہے اور وہ خدا کی بھینسا کی شرمیلی کی حالت ہے جو بھینسا کے اندر لگی ہے۔ ہم میں سے کتنے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں جبکہ ہم اسے جو گرد و حیل ہڈا کر ہو رہے ہیں۔ ہم یقین کر رہے ہیں کہ ہم سب بچوں کے درمیان سب کے سب غیر غصہ ہو رہے ہیں۔ ہم میں سے بعض اپنی انگلیاں ملنے لگے ہیں اور انہیں آدھا کھلا ہوا ہے لیکن عموماً ہم بڑے ہیں کسی اتوار کے روز ایک باب اپنے چھوٹے بچہ کو ساتھ لیکر بائبل میں کل گیا چونکہ گرمی بہت تھی وہ ایک خوشنما خدمت کے نیچے لیٹ گیا چھوٹا بچہ جنگلی بھیلوں اور گھاس کے چھوٹے چھوٹے پتوں کو اڑھڑا رہا تھا وہ درخت کے نیچے لگا اور باپ پاس کے کھٹے لگا کہیں خواب ورت ہیں۔ باب

آؤں گا سب گیا اور جبکہ وہ سو رہا تھا بچہ پتوں اور ٹکڑیوں کی طرح وہ جاگا تو یہاں پہلے اس کو یہ آگیا کہ میرا میا کہاں ہے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا مگر اس کو نہ پایا وہ باؤ اور بلینہ چلایا مگر سوائے اپنی آواز کی کوئی گونج کے اور کچھ سنائی نہ آیا۔ پہلے ایک چھوٹی سی بڑی پروڈ کے چاروں طرف دیکھا اور آواز دی مگر کوئی جواب نہ ملا تب آگے بڑھ کر چٹائی کو اڑھڑا کر سے نیچے دیکھا اور وہ خبر یہ پتہ دل اور حجابوں کے درمیان اس کو اپنے بچہ کی خون آلودہ لاش نظر آئی۔ فوراً وہ اس طرف دوڑا اور بے جان لاش کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بچہ کا خون ہونے کے سبب اپنے آپ کو سخت لامت لگی۔ جبکہ وہ سو رہا تھا تو اس کا بچہ بھیک کر کڑا دے پر چلا گیا۔ بھیک سے یہ پتہ سنا تو مجھے خیال گذر کہ یہ بھیک لگی بھینسا کی کیا سی تھیک تصویر ہے۔ کتنے والدین اور کتنے مسیحی سو رہے ہیں اور ان کے بچے خطرناک کر داسے پر بھیک گھر گھر کے اٹھاء غار میں گر رہے ہیں۔ اگر آپ ہمارا میا آج کہاں ہے؟ شاید وہ کسی موخانہ میں ہو گا یا شاید ٹلیوں کے درمیان ڈنگنا ہو گا یا شاید شہر لائی کی قبر کی طرف بڑھتا جاتا ہو گا۔ احوال ہمارا میا کہاں ہے؟ کیا وہ کسی مشرب واسے کی دکان پر مشرب پیر اپنی روح کو لال کر رہا ہے؟ اس روح کو جو اس کے لئے اس میں

۱۰  
 ہوا تو باپ تم جو دعویٰ کرتے ہو کہ میں چالیس برس سے سچا مسیحی ہوں  
 بتاؤ کہ تمہارے بچے آج کہاں ہیں؟ کیا تم نے ایسی نیک اور سچ کی  
 مانند زندگی بسر کی ہے کہ تم کہہ سکتے ہو کہ میری پیروی کر جب تک کہ میں نے  
 صبح کی پیروی کی ہے۔ کیا وہ بچے وانا میں چل رہے ہیں کیا جلال کے  
 راستے میں جا رہے ہیں؟ کیا وہ مسیح کے گلوں میں شامل کئے گئے ہیں؟ کیا  
 ان کے نام تیرے کی کتاب حیات میں درج ہیں؟ کتنے ماں باپ آج کے دن  
 اس سوال کا جواب دیکھتے ہیں؟ کیا تمہارے دل میں یہ خیال گذرا ہے  
 کہ تم ان تمام کے لائق ہو اور تم اپنے بچوں کے حق میں وفادار نہ رہے؟ یقین  
 کر جاؤ کہ جب تک کلیسیا دنیاوی طور پر برستی ہو تب تک تمہارے بچوں کی سچی  
 گلاں میں لائے جانے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی ہے۔ اگ خداوند آ اور ہر ایک  
 ماں کو جگا دے۔ کاشکے ہم میں سے ہر ایک جو والدین ہیں ان بچوں کی دجوں  
 کی قدر معلوم کریں جنہیں خدا نے ہمیں دیا ہے۔ کاشکے وہ ہمارے سفید بالوں  
 کو ختم کے ساتھ قبر میں نہ اتاریں بلکہ وہ کلیسیا راوردنہا کے لئے برکت کے  
 باعث ہوں کسی دو ٹنڈ کی اگونی مٹی بیمار پڑی اور ٹھہری۔ والدین مرنے  
 والی کے پلنگ کے پاس کھڑے تھے۔ باپ نے اس کے لئے دولت جمع

۱۱  
 کرنے میں اپنا سارا وقت صرف کیا۔ پڑھی پڑھی رنگین وضعی اور مجلسوں  
 میں اس کی رسائی تھی۔ مگر مسیح کی نسبت اس کو کوئی تعلیم نہ دی گئی تھی۔  
 جبکہ وہ دریا کے موت کے کنارہ پر پہنچی تو کہنے لگی کیا تم میری مدد نہ کرو  
 تاریکی میں تھوڑا اور دیا بہت سرد ہے۔ انہوں نے رنج کے ساتھ اپنے ہاتھ  
 لے کر وہ اس کے لئے کچھ کر نہ سکے اور بیماری لڑائی تارکی اور نامیدی میں  
 مر گئی۔ اس وقت ان کی دولت اس کے کس کام آئی؟ تاہم اجداد الدین  
 تم سب اس کام میں جو خدا نے تمہارے سپرد کیا غفلت کرنے سے ایسا  
 ہی کر رہے ہو۔ میں تم میں سے ہر ایک سے منت کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کی  
 دجوں کی خاطر اب سے سخت کرنا شروع کرو۔ کچھ عرصہ گذرا کہ ایک جوان  
 ہستہ مرگ بڑا ہوا تھا اور اس کی ماں خیال کرتی تھی کہ وہ سچی ہے۔ ایک  
 دن جبکہ وہ اس کے کمرہ کے پاس سے گذر رہی تھی تو اس نے اس کو یہ  
 کہتے ہوئے سنا کہ کھو دیا! کھو دیا! کھو دیا! ماں فوراً کمرہ میں دوڑی اور  
 چٹا راضی کہ اس میرے بچے گیا یہ ممکن ہے کہ اس وقت جبکہ تم مرنے لگے ہو تمہاری  
 امید و نوح میں ہو جاتی رہے؟ بیٹے نے کہا نہیں ماں یہ بات نہیں ہو سکتی  
 موت کے بعد بھی امید ہو لیکن میری زندگی ضائع ہو گئی ہیں جو میں برس

تک جیا اور میں نے خدا کے بیٹے کے لئے کوئی کام نہیں کیا اور اب میں مرنے  
 ہوں۔ میری زندگی میرے ہی لئے بسر ہوئی اور میں دنیا کے لئے جیا  
 لیکن اب جبکہ میں مر رہا ہوں میں نے اپنے تئیں مسیح کے سپرد کیا لیکن میری  
 زندگی ضائع ہو گئی۔ کیا یہی بات ہم میں سے بہتوں کی نسبت نہیں کہی  
 جاسکتی ہے؟ اگر ہم مر جاویں کہ ہماری زندگیوں کو فریاد کا سامنا ہی کی رہیں  
 خصوصاً کسی دوسرے کو مسیح کی طرف لائے ہیں ہماری زندگیوں کو بالکل نکال دیا  
 گندیں۔ اب میں پوچھتا ہوں کیا تم خدا کے بیٹے کے لئے کام کرنے ہو؟  
 کیا تم کسی روح کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کر رہے ہو؟ کیا تم نے  
 کوشش کی ہے کہ کسی اپنے دوست یا ساتھی کے نام کو زندگی کی کتاب  
 میں لکھواؤ؟ یا کیا تم بھی کہو گے کہ لکھو کیا لکھو گیا؟ برسوں گذر گئے ہیں جیسے  
 کہ میں خدا کا فرزند بن گیا اور مجھے ایک روح کو بھی مسیح کے پاس لانے کا  
 استحقاق حاصل نہ ہوا۔ اگر کوئی ایسا ہو جو خدا کے فرزند ہونے کا اقرار  
 کرتا ہو اور جسکو کسی روح کو بھی خدا کی بادشاہت میں لانے کی خوشی حاصل  
 نہیں ہوئی تو وہ اب فوراً شروع کر دے۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی  
 بڑا انتقام نہیں ہے۔ اور اگر میرے دوستوں میں یقین کرتا ہوں کہ تم نے

تیس سال کی خدمت کرتے گا اس سے بڑھ کر سو قہ نہیں رہا ہو جیسا کہ اب ہر جگہ  
 یقین نہیں ہے کہ تمنا ہے یا میرے زمانہ میں کوئی ایسا وقت نہیں تھا جس  
 میں خدا کی رنج حال کی بنیاد زیادہ انہی کی سی پہلی سلطنت کا کوئی  
 حصہ نہیں ہو جیسا کہ یہ کام جاری نہ ہوا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر خوشی  
 کی خبر از سر نو شروع ہونے والی اور کل کر زمین پر پھیلنے والی ہو۔ کیا اب وقت  
 نہیں ہے کہ خدا کی کلیسیا ہر جگہ اٹھے اور ایک دل ہو کر اس کی خدمت کے لئے  
 مستعد ہو جاوے اور موت کی ان تاریک موجوں کو جو ہمارے سب سے  
 زیادہ شریف اور عمدہ لوگوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتی ہیں حتیٰ الوسع دور  
 کرنے کی کوشش کرے؟ آؤ کا شکر خدا کلیسیا کو جگا دیوے اور اؤ تم نکلیں  
 سہارا بنیں اور نکل کر خدا کے بیٹے کی بادشاہت کے لئے کام کریں۔  
 دوم میں ان سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو کہ پھر دنیا کی طرف لوٹ گئے  
 ہیں یعنی جتنے ہووے۔ ممکن ہے کہ تم چند سال پیشتر کسی بڑے شہر میں  
 پہلے پہلی ہو کر داخل ہوئے۔ شاید تم کسی کلیسیا کے شریک اور متعلق  
 نہ ہو سکتا رہے ہو۔ لیکن جبکہ جینیوں کے درمیان اسے تو تم نے خیال کیا  
 ہے۔ چنانچہ اس وقت کروں رہے کہ کسی جماعت کو لے کر آجاپس تم نے



سندھ سکول میں پڑھانا ترک کیا اور صبح کی خدمت کرنا چھوڑ دیا تب  
اس کی نگلیاں میں تمہاری قدر و منزلت نہ ہوئی جیسی تمہیں امید تھی اور  
تم اس سے علیحدہ رہنے کی عادت میں پڑ گئے۔ یہاں تک تمہاری بونیت  
چلی کہ تم تماشہ گاہوں میں جانے لگے اور گالی بکنے والوں اور شرابیوں  
کی صحبت اختیار کی۔ شاید میں اس سے کلام کر رہا ہوں جو کچھ سبوں  
سے اپنے باپ کے مکان سے دور رہا۔ اے بھنگے ہوئے کو کو ادھر آؤ اور مجھے  
بتلاؤ کہ کیا تم خوش ہو؟ کیا جب سے تم نے مسیح کو چھوڑا تمہیں ایک نئی  
خوشی کا گھنڈہ ملا؟ کیا دنیا سے یا ان جھینگوں سے جو دور کے ملک میں تم  
کو لے تمہیں سہری حاصل ہوئی؟ میں نے بہت سفر کیا لیکن اپنی  
تمام زندگی میں کبھی کسی پرستہ کو خوش نہ پایا۔ میں نے کبھی کسی شخص کو  
نہیں دیکھا جو خدا سے پیدا ہوا ہے کہ وہ بعد ازاں دنیا سے اطمینان  
حاصل کر سکے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ صرف جیٹا اجنبی ملک میں آسودہ  
رہا؟ اس شہر کے سرف بیٹوں سے پوچھو کہ کیا وہ حقیقت میں خوش  
ہیں؟ تم جانتے ہو کہ وہ خوش نہیں ہیں۔ تیرا خدا کہتا ہے کہ شریروں  
کے لئے کوئی اطمینان نہیں ہے۔ اس شخص کے لئے جو اپنے خالق سے

بے نواؤں کرنا ہو کوئی خوشی نہیں۔ فرض کرو کہ اس نے آسمانی بخششوں کا  
مژہ کھنچا اور خدا کی برحمت میں رہا اور آسمان کے بادشاہ سے شیریں  
صحبت کر لی اور اپنے مالک کی خدمت میں خوشی کے گھنٹے بوسے لگائے  
آخر کو پرستہ ہو گیا تو کیا ممکن ہے کہ وہ خوش رہ سکے؟ اگر وہ خوش ہو تو یہ  
اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ اس نے کبھی حقیقی تبدیلی حاصل نہیں کی۔ اگر  
کوئی شخص از سر نو پیدا ہوا ہے اور اس نے آسمانی فضلت کو پایا ہو تو دنیا  
اس کی طبیعت کے تقاضا کو کبھی پورا نہیں کر سکتی۔ جو اس کو کم گشتوں میں  
پر ترس کھاتا ہوں مگر میں نہیں کہنا چاہتا ہوں کہ خداوند ایسے تم پر  
سے زیادہ ترس کھاتا ہو۔ وہ جانتا ہے کہ تمہاری زندگی کیسی تلخ ہو۔ وہ  
جانتا ہے کہ تمہاری زندگی کیسی تاریک ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ تم اپنے مکان  
کو چھوڑ دو۔ آؤ۔ آؤ اس کو کم گشت آج ہی واپس آؤ۔ میں تمہارے لئے جہاز  
باب کی طرف سے ایک محبت کا پیغام لایا ہوں۔ خداوند تمہیں بلاتا ہے  
پس تم تمہارے تاریک پہاڑوں کو چھوڑ کر اپنے مکان کو لوٹو اور تمہارا باپ  
بڑی نرم دلی سے ساتھ تمہیں جوں کر چاہے میں جانتا ہوں کہ شیطان نے  
تمہیں کہا ہے کہ خدا تم سے کچھ واسطہ نہ رکھتا کیونکہ تم اس سے بے لگتے ہو۔

اگر یہ بات سچ ہو تو آسمان میں صرف چند ہی آدمی پائے جائیں گے۔ داؤد علیہ السلام  
 گیا۔ ابراہیم اور یعقوب بھی خدا سے پھر گئے۔ مجھے یقین ہے کہ آسمان میں کوئی  
 مقدس ایسا نہیں ہے جو اپنی زندگی کے کسی زمانہ میں خیال کا کام یا فعل سے خدا  
 سے برگشتہ نہ ہوا ہو۔ اگر ظاہر انہیں تو دل میں تو ضروری برگشتہ ہوا ہو گا۔  
 سرف بیٹے کا دل اس کی نسبت پہلے دور ملک میں پہنچا۔ اس کو گمشدہ  
 گھر کو وہیں آؤ تمہارا باپ نہیں جانتا ہے کہ تم اس سے دور ہو کیا تم کو  
 کرتے ہو کہ سرف کا باپ اپنے بیٹے کے واپس آئے کے لئے فکر مند رہتا  
 ہر سال اس کا باپ اس کی راہ نکالتا تھا اور اس کے واپس آئیے کا شہد  
 رہتا تھا۔ اسی طرح سے خدا بھی چاہتا ہے کہ تم مکان کو واپس لو۔ اس کی کچھ  
 پروا نہیں کہ تم کتنی دیر تک گئے ہو۔ بڑک گھر یہ تم کو اپنے گھر میں پھر  
 شامل کر لیگا۔ کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کوئی گمشدہ اپنے گھر کو واپس لوٹا اور  
 خدا اس کو قبول کرنے کے لئے راضی نہ ہوا؟ جہاں والدین کی نسبت تو  
 سنا گیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو واپس لینے کے لئے راضی نہ ہوئے۔ مگر کوئی  
 شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا نے کسی گمشدہ فرزند کو جسے دل سے اس کے  
 پاس آیا ہو قبول نہ کیا۔ کسی شخص کے پاس ایک بزرگیت تھا وہ اس میں کچھ بھی

کیا کرتا تھا اور انجیل کی شادی بھی کرتا تھا۔ ایک روز جبکہ وہ گرجے کے کام  
 میں مصروف تھا تو اس نے اپنے بیٹے کو شگاکو شہر میں راج بھیجے کے لئے  
 بھیجا۔ وہ بہت عرصہ تک اپنے بیٹے کے لوٹ آئے کی منتظاری کرتا رہا۔  
 مگر میاں نہ آیا۔ آخر کار زیادہ منتظاری نہ کر کے اس نے اپنا گھر واپس اور  
 اس پر سوار ہو کر اس مقام پر آیا جہاں بیٹے نے راج فروخت کیا تھا وہاں  
 اس کو پتہ لگا کہ وہ وہاں آیا تھا اور راج کی قیمت اس کو مل گئی تب اس کو  
 خوف پیدا ہوا کہ شاید یہ میرا مارا اور لوٹا گیا۔ آخر کار ایک جاسوس کی مدد  
 سے انہوں نے قمار خانہ میں مسکاتہ پتہ لگا دیا۔ جہاں پر کہ ان کو معلوم ہوا کہ وہ  
 اپنا سارا روپیہ جوئے میں ہار گیا۔ اس کو پھر حیرت لینے کی امید نہ رہی اور اس  
 نے گھوڑوں کی چوڑی بیچ ڈالی مگر وہ روپیہ بھی ہار گیا۔ وہ چوروں کے  
 درمیان جاڑا تھا اور مثل اس شخص کے جو یہ کہہ کو جانا تھا انہوں نے اس کو  
 لوٹا اور پھر اس کی پروا نہ کی۔ اب وہ کیا کر سکتا تھا؟ اس کو شرم آئی کہ  
 گھر میں جا کر اپنے باپ سے ملے۔ اس لئے وہ جگا گیا۔ باپ نے فوراً پوچھا  
 کیا۔ اس کو خاموش ہو گیا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ میں اس چٹھا ہو چکا۔  
 اس کو رنج ہوا کہ اس کے بیٹے کے دل میں اس کی طرف سے ایسا خیال ہے۔

شیک ہی حال گنکار کا ہو۔ وہ سوچتا ہے کہ چونکہ میں نے گناہ کیا ہو اس لئے  
خدا مجھ سے کچھ واسطہ نہ رکھیکے۔ لیکن اس باپ نے کیا کیا؟ کیا اس نے  
کہا کہ تونے کو جلا جائے دو؟ نہیں۔ وہ بھی اس کے بھیجے گیا۔ وہ اپنے  
کاروبار کا انتظام کر کے لڑکے کو لانے کے لئے روانہ ہوا۔ وہ گاؤں گاؤں  
اور شہر شہر پھرا اور پادریوں سے درخواست کی کہ اسے سنا دی کر دے دیں  
انتظام پر اس نے اپنا قصہ بیان کیا۔ کہ میرا ایک بیٹا ہے جو سطح زمین پر  
آوارہ پھرتا ہوا اور اس کا حلیہ دیگر کہاں لڑکوں کی شخص اس کا پتہ لگاؤ سے تو  
مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیوے۔ آخر کار اسکو دریافت ہوا کہ وہ یسوع مسیح  
میں جو ہزاروں میل دور چلا گیا ہے۔ کیا باپ نے کہا کہ اسکو جانے دو؟  
نہیں۔ فوراً وہ ساحل پر ایک پرانے کی تلاش میں آیا اور وہیں فرسکو  
کو گیا اور احباروں میں اشتہار دیا کہ فلا نے گرجے میں فلا نے وقت میں  
وعظ کر دیا۔ جبکہ وعظ کر چکا تھا، پنا قصہ سنا یا اس امید پر کہ شاید ان کا  
پہچان کر دے میں آیا ہو گا جب قصہ ختم ہوا تو ایک جوان شخص سامعین کے  
نکل جانے کے بعد فوراً برآمدہ میں سے ہو کر ممبر کی طرف آیا۔ باب نے گناہ  
کی اور دیکھا کہ وہ اسی کا بیٹا ہے اور وہ اسکی طرف دوڑا اور اسے اپنی جہتی سے

بھاریا بیٹا چاہتا تھا! اپنے گناہ کو اسے گریباپ نے اسکی رہنمائی بلکہ  
خوشی سے اسکو صاف کیا اور پھر گھر لے گیا +  
آہ گمشتہ تر شاہ کی تاریک پہاڑیوں کے درمیان بھٹک رہے  
ہو لیکن خدا چاہتا ہے کہ تم مکان کو واپس آؤ۔ شیطان نے تم کو خدا کی نسبت  
بے نسبت کہہ کھا ہے اور تم خیال کرتے ہو کہ وہ تم کو واپس نہ لے گا۔ اگر تم آؤ  
تو وہ نہ تو اس وقت قبول کرے گا۔ کہو کہ اس شخص کا اور اپنے باپ پاس  
نہ لے گا۔ کا شکر خدا یہاں رہا وہ تمہارے دل میں رہا ہے اسکوئی بھی ایسا نہیں  
ہو جسکو یسوع نے اس باپ کی پرستش زیادہ دیر تک نہ دھوٹا ہو۔ جب  
اسے تم نے اسکو چھوڑا تو کوئی دن ایسا نہ گذرے گا جس میں کہ وہ تمہارے  
مجھے ملے۔ یہ ہو۔ بس کی کچھ فکر نہیں کرتا اگر مشق نہ کرے گا تبھی اور تمہاری  
زندگی کسی تار کی گندی وہ نہیں ضرور قبول کرے گا۔ پس اگر گمشتہ آؤ  
اپنے باپ کے مکان کو ایک مرتبہ پھر چل +

مستوحہ نہیں گذرے گا کہ ایک لیڈی ہے جو سچی مسیحی کا نہ وہ بھی ایک  
جوان عورت کو پایا جسکے پاؤں نے دوزخ کو کھینچا تھا اور جو نہا کا عورت  
کی قبر کی طرف بڑھی جاتی تھی۔ لیڈی نے اس کی منت کی کہ اپنے گھر کو



وایس جیسے لیکن اس نے کہا کہ میں میرے والدین مجھ کو بھرتی کرتے  
 کرینگے۔ یہ سبھی عورت جانتی تھی کہ مال کا دل کیسے ہوتا ہے۔ وہ بھی  
 اور مال کو ایک خط لکھا جس میں اس نے کہا کہ یہ میرے بھائی ہیں کہ  
 دیکھا وہ پشیمان ہو کر گھر کو واپس آئے۔ چنانچہ اس شخص کو چاہا اور  
 لفظ پر لکھا تھا کہ فوراً فوراً اس کا ایسا دل تھا۔ انہوں نے خط کو کھولا  
 ہاں اس کو معافی ملے۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ لوٹ آئے۔ اور گھر کو واپس آئے  
 کے لئے رہ رہ کر پوچھا تھا۔ یہی بات بزرگ اور محنتی خدا پر ایک جھگڑا ہوئے  
 گنہگار سے کہنا کہ فوراً چلا آ۔ ہاں اے گمشدہ آج ہی گھر کو واپس آ۔ وہ تجھے  
 گرم خوشی سے قبول کرے گا اور میرے لوٹ آنے پر آسمان میں خوشی ہوگی  
 بھی اکیسویں سب کچھ بتا۔

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ ہم کتنے فرزند لے دوں گے کہ کبھی جانے کبھی  
 کیا کیا نقصان اٹھایا؟ ذرا اپنی خوراک کا نقصان۔ یہی حال تمام گمشدہ  
 لوگوں کا ہو رہا ہے۔ خوراک کو کھو دینے ہیں۔ ان کو آسمان سے کوئی عمن  
 نہیں ملتا۔ باتیں اُن کے لئے بند کلام ہو۔ وہ خدا کے کلام میں کوئی غیبی  
 نہیں پاتے۔

میرے شہر لوگ اپنے کام کا نقصان کرتے ہیں۔ وہ یہ دیکھتا اور بولا  
 نے اس سے سواری کی رکھائی گائی یہ یہ یہ وہی کے لئے نقصان تھا۔  
 یہی طرح سے ہر ایک گمشدہ اپنے کام کا نقصان کرتا ہے۔ وہ خدا کے لئے کچھ  
 نہیں کر سکتا۔ یہ وہ بھلا کے لئے کچھ کام نہیں کر سکتا۔ وہ دنیا کے لئے  
 کیا کرنا باعث ہے۔ اے میرے دوست ایسا نہ کر کہ دنیا تجھ سے ٹھیک کر لے  
 دو۔ میں جاگرتے ہوئے اپنے اندر بھی کہہ دو۔ کون اس کا تین  
 کرتا تھا۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ اس ملک کے باشندے اس سے چند  
 آدمی آ رہے ہیں۔ انہوں نے اس غریب مسکین کو بچھڑے پینے ہوئے  
 نئے پاؤں اور نئے سر کپڑے۔ وہ سواروں کے درمیان کھڑا ہوا۔ اس نے  
 میرے ساتھ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ اس بیکٹ آدمی کی طرف ذرا دیکھنا وہ  
 بہت عزیز کیا تم مجھے بہت کتنے متو؟ میرا بپ تو بڑا دوسند ہے۔ اس کے  
 ہونہ خانہ میں تو اس قدر کپڑے ہیں کہ اس نے زندگی بھر بھی نہ پہنے ہوئے  
 میرا بپ تو بڑا دوسند آدمی ہے۔ یہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ جو اسے  
 اس کا نہیں کیا۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بیٹا اس میں سے کسی کو اس کا  
 نہیں دیا ہوگا۔ یہ وہ ہیں کہتے ہوئے کہ اس کا بپ ایسا دوسند ہے

تو اسکے پاس چلا جاوے یہی حال گمشدوں کا ہر دنیا یقین نہیں کر سکتی کہ وہ  
آسمانی بادشاہ کے درندہ ہیں لوگ کہتے ہیں کہ وہ اسکے پاس چلے کیوں نہیں  
جاتے جبکہ اس کے پاس اس قدر دولت ہے کہ کچھ سکتی ہے؟ وہ اپنے گھر کو کیوں  
نہیں جاتے؟

ایک اور چیز جو سرف نے لکھو دی سو اسکا مکان تھا۔ اجنبی ملک میں اسکے  
پاس کوئی مکان نہ تھا۔ جب تک کہ اسکا روپیہ رہا تب تک وہ کھارے خانوں میں  
اپنے جان بھی خانوں کے درمیان میں خانوں میں بہت مشہور رہا۔ اس کے پاس ایسے  
لوگ تھے جو اس کی دوستی کا دم بھرتے تھے۔ لیکن جو یہی کہ روپیہ جانا رہا تو وہ  
دوست کہاں گئے؟ اس دنیا میں ہر ایک گمشدہ کی یہی حالت ہے۔

لیکن اب مجھے خیال گذرنا ہو کہ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر میں روپیہ  
جائے لی کہوش بھی کر دوں تو کچھ فائدہ نہیں چند دنوں میں میں بھیرا سی  
جگہ پر آ جاؤں گا جہاں پہلے تھا میں اپنے آسمانی باپ کے مکان کو جانا تو چاہتا  
ہوں مگر مجھے خوف ہے کہ کوئی گناہ نہیں۔ خیر اس نظر سے کافور کرد۔ یہ چارہ سرف  
کھوئے ہوئے گیا ہے اور باپ نے ایک مونا بچہ فرست دیا اور وہ وال میز پر بیٹھ کر  
کھا رہے ہیں۔ اس کا باپ مقابل میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ خوشی سے بھر پور ہوا

اس کا دل اسکے اندر اچھلتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بیٹے کو روتے ہوئے دیکھتا ہے تو  
میرے بیٹے تم کس لئے روتے ہو؟ کیا تم خوش نہیں ہو کہ مکان پر پہنچے ہو؟ کیا  
باپ میں بچکے بھی ایسا خوش نہیں تھا جیسا کہ آج ہوں لیکن میں دنیا ہوں  
کہ پھر اس جی ملک کو لوٹ جاؤں گا۔ تم کیوں تم کبھی ایسا خیال نہیں کر سکتے جو چاہتے  
اپنے باپ کے مکان پر ایک دفعہ کھانا کھا لیا ہے تو تم پھر بھی روپیہ جانا لڑو۔ مگر  
اب میں تیری تم کے لوگوں کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر اسٹارٹل  
سے بچ سکتا ہے تو یہ نہیں اور گنہگار ہو گیا تھا۔ اگر گنہگار نہ کیا حال ہو گا تو  
کس طرح بچ سکتا ہے؟ تو کہاں ہے؟ یہ سچ ہے کہ تم بے خدا رہے اکیلے دنیا  
میں زندگی بسر کرتے ہو۔ کیا تم یہ بات موحسن کے لئے کہی ہے کہ ہو کہ اگر باپ  
کے باعث اچانک موت تم پر آ جاوے تو تمہاری روح کا کیا حال ہو گا؟ عالم  
بقا میں تم کہاں ٹھہر سکتے ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ گنہگار بھلائیوں اور بھلائیوں  
ہے۔ اگر تم بچاؤ نہیں گئے تو تم کیا عید پیش کر سکتے ہو؟ تم یہ نہیں کہہ سکتے ہو کہ خدا کا  
نصرت ہو۔ وہ تو فراموش ہے کہ تم نہیں بچاؤ۔ میں آج تمہیں بتانا چاہتا ہوں  
کہ اگر تم چاہو تو بچ سکتے ہو۔ اگر تم حقیقت میں موت سے گزر کے زندگی میں نہیں  
چاہتے ہو۔ اگر تم ہمیشہ کی زندگی کے وارث بننا چاہتے ہو۔ اگر خدا کے فرزند بننا چاہتے

میر کو آج ہی زندگانی کا مشاہدہ اور تلاش کرنا تھا۔ اس کا ارادہ باندھ کر اس کلام کی تہنیت  
میر میں لکھیں کہتا ہوں کہ اگر تم خدا کی بادشاہت کی تلاش کرو تو اسے پاؤ گے کوئی شخص  
یہاں نہیں ہے۔ دل سے مسیح کی تلاش کی جاوے اور وہ اسے نہ پاوے میں نے کسی شخص  
کو نہیں دیکھا جس نے کسی بات کے شک کو کرنا قصداً کیا ہو اور وہ رفع مذہب ہو  
نہ کہ سنی۔ یہ ایک نہایت عجیبہ خیال میر سے دل میں سما یا میری آدھی زندگی  
گذر چکی ہے زندگی کو ایسا دیکھا ہوں جیسا کہ ایک شخص جو پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ  
چکا ہو اور وہیں وقت دوسری طرف کو بھیجے اور شام شروع کرے میں پہاڑی کی  
چوٹی میں بیٹھ چکا ہوں اگر میں زندگی کی پوری سیادت تک زندہ رہوں بیٹھ کر  
بروز تک دراز رہوں۔ دوسری طرف کو آواز شروع کیا ہے میں اُن لوگوں سے اب  
کلام آتا ہے جو میری طرح پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ چکے ہیں اور اسے چھتا ہوں کہ  
کیا تم یہی میری زندگیوں کے لئے توقف کرو اپنے سے دریافت کرو کہ تم کہاں ہو  
اب پہاڑ کی چوٹی سے خدا کی راستہ کو دیکھیں جو ہم کو آئے ہیں تم کیا دیکھتے ہو  
اُس سر سے ہر کوئی چھو رہا ہے اور میں جو زندگی کیسے کو ناہو ایسا معلوم دیتا ہوں  
کہ صرف کل ہی کچھ دن گذرے چوٹی پر سے اب دوسری طرف کو دیکھو اس سرے پر  
کا پتھر رکھو وہ آواز سنو اس کی آواز کا پتہ بتاؤ۔ جب وہ مل میری تو کیا تم نے

خدا سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم اُسی کی خدمت کرو گے۔ کیا تم نے نہیں کہا تھا  
کہ میری ماں کا خدا میرا خدا ہو گا؟ اور کیا تم نے موت کی گھڑی کی خاموشی کے دریا  
اس کا ہاتھ پکڑ کے نہیں کہا تھا کہ ماں اب وہاں سے آسمان میں لوٹ گا؟ کیا تم نے اپنے  
وعدہ کو وفا کیا؟ کیا تم اس وعدہ کو وکار کرنا کو شش کر رہے ہو؟ اس سر کے گرد  
شاید چندہ برس لیکن کیا تم خدا کے زیادہ قریب ہو گئے ہو؟ اُس وعدہ نے تم تک  
اندر کچھ ترانہ پیدا کیا؟ کیا تمہارا دل زیادہ محنت سے جوتا جاتا ہے؟ رات زیادہ تاریک  
ہوتی تھی؟ چہ رفتہ رفتہ موت اپنا سایہ تم پر ڈالے گی۔ اسی میرے دوست تو کہاں ہو؟  
اب ذرا پھر نگاہ کرید پہاڑی کی چوٹی سے تھوڑا اور پیچھے کی طرف ایک اور قہر کا پتھر دیکھو  
ایک چھپے ہوئے پتھر کی آواز کا وہ پتہ بتاؤ۔ شاید وہ تمہاری پیاری بیٹی ہو یا شاید  
تمہارا بیٹا ہو۔ اوجھب و بوجھ تم سے مل گیا کیا تو کیا تم نے اس وقت خدا اور اسے پیچھے  
سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم اپنے عزیز سے آسمان میں ملو گے؟ کیا یہ وعدہ وفا کیا  
گیا؟ سو چونکہ کیا تم بتاؤ خدا سے لڑتے ہو؟ کیا تم بتاؤ اپنے دل کو سخت کئے ہو؟  
ایک مرتبہ میری چوٹی کے نیچے دیکھو۔ آسٹرن ایکلارڈ تمہیں کہہ سکتے ہو کہ وہ کتنے  
دشمن یا ہفتوں یا برسوں کے فاصلے پر تمہاری فکر طرف چلے جا رہے ہیں اگر تم آدمی کی  
زندگی کی فکر کرنا تو کبھی زندہ رہو تو کسی تم میں سے بہت اُنکے انجام کے قریب پہنچے ہو



تم بہت کمزور رہتے جاتے ہو اور تمہارے بال سفید ہونے لگے ہیں لیکن جو کہ میرا چہرہ  
 شکل چمکا ہوا رہتا تھا کاش تیار ہو چکا ہو یا جو میرے دوست کیا جات کہ مجھے پٹاٹے جانا  
 سخت ناپسند ہے میں نہیں ہر چہ شیک میں بعضوں سے بول رہا ہوں جو ایک ہفتے کے بعد عالمِ اعراب  
 کو پہنچ جائیں گے۔ سب میں ان ایسی بڑی جماعت میں موت ضرور آجائے گی اور ضرور کوئی ہوگی۔  
 خواہ وہ عیسائی ہو خواہ مسلمان ہوں میرے ایک کوغیصلہ کو دوسرے دن پکڑا دیا مجھ پر لے گیا  
 کیوں خداوند ہیرو سے آج پھر یہی کہتے ہو کہ اس وقت جانفخت بلکہ تجھے پھر لاؤنگلا کیل  
 اٹھاؤ آج ہی نہیں کہتے دیتے اپنا دل کھولا کہ میں کہنے لگا کہ ای حال کے بادشاہ اندر آؤ  
 کیا کبھی اس سے بہتر موقع مل سکتا ہے دس یا پندرہ یا بیس یا بیس برس گزر گئے کیا تم  
 نے اس وقت وعدہ نہیں کیا کہ تم خدا کی خدمت کرو گے؟ تم میں سے بعض نے کہا تھا کہ جب  
 شادی کر کے بر لگے پھر جائیگا تو میں ایسا کرونگا بعضوں نے کہا تھا کہ جب میں آزاد  
 ہو جاؤنگا تو ایسا کرونگا کیا تم نے اپنے وعدہ کو وفا کیا؟ ہاں ہر حال میں دینا کو سنبھالنے کے  
 لئے میں قدم میں چاہا تو تم غفلت ہو اگر آج ہی نہ جان میں غفلت کرے تو وہ ضرور کوئی  
 برائی دیکھو نتیجہ جائیگا بعض لوگ کہتے ہیں جس نے کیا کیا ہو اگر تم اپنی نجات سے  
 غافل رہو تو تم کو خدا دے گیس ایک تیز رو دیا پر اپنی چھوٹی گشتی کے اندر لیٹا جا رہا ہیں  
 بہاؤ کی طرف دس بل کے ناصیہ پر ایک بڑا بھڑا عرصہ ایک جو اس کے اوپر جانا ہو کہ کھڑا

ہر نیچے کی طرف جائیکے لئے کھجے گشتی کے کھینے کی کچھ ضرورت نہیں صرف چھوڑ دو کہ  
 اندر کیلے لپٹا اپنے کھٹا پٹا بھلیا اور غفلت کرنا ہی کافی ہے۔ وہی طرح سے زندگی کی دھلائی  
 دریاں صرف اتنا ہی کرنا کافی ہو کہ آدمی اپنے ہاتھ باندھ دے کہ تو وہ ضرور بہتا رہا  
 پاکست کو پہنچ جاؤ گی۔ دوسرا قدم اٹھاؤ۔ اگر میں تم میں دروازے پر بیٹوں کو فہیل  
 کر میں تم سے تاکید کر دوں کہ تم کو کج نہیں اور اگر میں پھر دوبارہ کہوں میں چاہتا  
 ہوں کہ تم خدا کی بادشاہت میں داخل ہو اور تم ادب کے ساتھ انکار کر کے کہہ کر کہ  
 میں آج بھی نہیں ہونگا میں جانتا تو ہوں کہ مجھے ہونا چاہیے لیکن آج نہیں  
 پچھلا قدم حشرات ہو تم میں سے بعض اس پچھلے قدم پر آگئے تم میں سے  
 حشر جاتے ہو تم سب سچ اور اس کے مذہب سے نفرت کرنے ہو۔ تم سب سے اچھے  
 آدمیوں سے جو زمین پر ہیں اور اپنے سب سے اچھے دوستوں سے نفرت کرنے ہو  
 اور اگر میں تم کو ایک بائبل انعام دوں تو تم اسکو پھاڑو الو گے اور اپنا پیار اس کے  
 اوپر رکھو گے۔ اس کو خفیہ کرنا تو تم بہت جلد دوسری دنیا میں جاؤ گے جلد ہی  
 اور تو پر کرد اور خدا کی طرف متوجہ ہو۔ اب ایک میرے دوست تم کس شیعہ پر ہو  
 یا غفلت کی شیعہ پر یا انکار کی شیعہ پر یا حقارت کی شیعہ پر ہو۔ یاد رکھو کہ بہت  
 سے پہلے ہی قدم پر اٹھائے جاتے ہیں۔ وہ غفلت میں مر جاتے ہیں۔ اور بہت سے

انکار کرتے ہوئے مرنے ہیں۔ اور بہت سے پچھلے قدم پر نجات کی حقارت کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں +

چند سال گذر گئے کہ انہوں نے غفلت کی بھر وہ انکار کرنے لگے اور اب وہ مسیح اور اسکے مذہب کی تحقیر کرتے ہیں وہ کھینٹنے کی آواز سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ بائبل اور مسیحی سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ اس زمین پر بھی لعنت بھیجتے ہیں کہ جیسریم چلتے ہیں لیکن اگر ایک اور قدم رکھیں تو گئے۔ اسی تحقیر کرنے والوں میں تمہارے سامنے زندگی اور موت کو رکھتا ہوں تم نہیں سسکو پسند کرو گے۔ جب پلاطوس کے قبضہ میں مسیح تھا تو اس نے کہا کہ میں اُسکے ساتھ کیا کروں؟ تب بھڑھلائی اُسکو لیا اور صلیب دے دی اور جوا توں کیا آج تمہارا بھئی یہی کلام ہو گا؟ کیا تم کہتے ہو کہ انجیل کو لیاؤ مسیحی مذہب کو دور کرو۔ اپنی نمازوں و عطلوں اور انجیل کی آوازوں کو لیاؤ میں مسیح کو نہیں مانگتا یا کیا تم عقلمند ہو کر کہو گے کہ ای خداوند یسوع میں تجھے چاہتا ہوں۔ مجھے تیری ضرورت ہی اور میں تجھے لونگا۔ آہ کاشکہ خدا تم کو اس فیصلہ کی طرف لاوے +